نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۶) مطبوعہ ۱۲- نومبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کا مجسم ہونا

اگر لوگ خدا کے مجسم ہونے کے مسئلہ کو کسی قدر مشکل سمجھتے ہیں۔ گو مشکل ہے لیکن بمقابلہ دیگر مسائل کے جو مسلم مانے جاتے ہیں کچھ ایسا مشکل نہیں یا یہہ کہئے کہ یہہ اُس بڑے سوال کا ایک حصہ ہے کہ آیا خدائے جل جلالہ معاملات دنیوی میں دخل دیسکتا ہے یا نہیں۔ اگر دخل دینا ناممکن سمجھا جاوے تو نہ کوئی معجزہ ممکن ہے اور نہ کوئی الہامی کتاب بن سکتی ہے اور نہ خدا مجسم ہو سکتا ہے۔ اگر دخل دینا ممکن ہے تو یہہ سب ممکن ہے۔ اگر ایک تسلیم کیا جاوے تو باقی بھی ضرور تسلیم ہو سکتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ اس بات پر بہت کم غور کیا جاتا ہے کہ الہامی کتاب اور خدا کے مجسم ہونے میں کتنا گہرا تعلق ہے مثلاً ہندوستان میں کئی فرقہ الہامی کتاب کو مانتے ہیں۔ گرنتھ صاحب قرآن وید کو الہامی کتاب تصور کرتے ہیں اور خدا کے مجسم ہونیکے مسئلہ کو قبول نہیں کرتے لیکن یہہ اُن کی محض کوتاہ نظری اور کم فہمی ہے اگر خدا اپنے خیالات کو انسانی زبان میں لاسکتا ہے تو مجسم بھی ہو سکتا ہے زبان ایک طرح کا جسم رکھتی ہے اور جس حالت میں کہ خدا اپنے خیالات انسان کے پاس زبان کے ذریعہ سے پہنچا دیتا ہے تو یہہ ایک قسم کا مجسم ہونا ہے۔ علاوہ اس کے یہہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر خدا نے اپنے خیالات انسانی زبان میں مجسم کرادئے تو بالضرور کسی نہ کسی وقت انسانی جسم کو بھی اختیار کرے اور جسم میں رہکر اپنے خیالات کو پورے طور پر انسان پر ظاہر کرے خدا کے تمام کاموں کا رُخ کاملیت کی طرف ہے۔ زبان خواہ یونانی ہو یا عبرانی سنسکرت ہو یا عربی پھر بھی ایک کمزور وسیلہ ہے۔ ہر ایک لفظ کی آڑ میں غلط فہمیاں چھپی ہوئی ہیں کیونکہ لفظوں کے معنی اصطلاح پر مقرر ہیں اگر ایک فقرہ کسی زبان کا دو آدمیوں کو سنایا جاوے تو کم و بیش مطلب کے نکالنے میں فرق ہوگا پس زبان کے ذریعہ سے خدا کی مرضی پورے پورے طور پر آشکارا نہیں کی جا سکتی۔ کمالیت نہیں ہو سکتی۔ کمالیت کسی حالت میں ظاہر ہو سکتی ہے کہ خدا انسان کا جسم اختیار کرے تاکہ لوگ اُس کو دیکھکر معلوم کریں کہ خدا کیسا ہے اور کیا چاہتا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہمنے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا کہ باپ کے اکلوتے کا جلال یوحنا ۱-۱۴+

ایک اور پہلو پر نظر ڈالئے اور ہم اپنے مطلب کو شاید ایک فقرہ میں ادا کر سکتے ہیں۔ جہاں کہیں الہامی کتابیں مانی جاتی ہیں وہاں کوئی نہ کوئی شخص بہ نسبت دیگر انسانوں کے بالاتر سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اوتار کی تعلیم الہامات کو تصدیق کرتی ہے اور ہمارے خیال میں نئے تعلیم یافتہ لوگوں کی نسبت جو الہامات کو باور نہیں کرتے پرانے ہندو اس امر میں زیادہ حق پر ہیں (ہم اُن کے اوتاروں کو نہیں مانتے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ مذہب ہنود کی تاریخ اس بات پر زور دیتی ہے کہ جہاں کہیں کتب الہامی مانی جاتی ہیں اوتار بھی ماننا پڑتا ہے) تمام محمدیوں کو دیکھو محمد صاحب کی کس قدر تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ لولاک لما اُن کی شان میں آیا ہوا بتلاتے ہیں اسی طرح سکھ بھی گرو سے پرمیشر مراد رکھتے ہیں۔

یہہ بات سچ ہے کہ محمد صاحب اور گرونانک نے دیگر انسانوں

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲- سطر ۱۹- کالم اول

نورافشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب۔ }
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے + پادری پی۔ سی اوپل صاحب } ایسوشیئیٹ ایڈیٹرز

نوح کا طوفان

اب ہم اس روایت کو جو کسدیوں میں مروج تھی مفصل طور پر جیسا کہ وہ مسٹر سموئیل کن صاحب کی کتاب "موسز اینڈ جیالوجی" میں مرقوم ہے اس آرٹیکل میں درج کرتے ہیں صاحب ممدوح فرماتے ہیں +

ملک اسور کے کھنڈرات کے کھودے جانے سے جو ثبوت بائبل کے تواریخی حصے کا ہم پہنچا ہے اس کا کچھ تھوڑا سا بیان ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ ملحد اور بے ایمان لوگ ہر صدی بائبل کے بیانات کے برخلاف قسم قسم کے اعتراض کھڑے کرتے رہے۔ اور چونکہ مسیحیوں کے پاس ان کے سخت اعتراضات کے لئے کافی جواب نہ تھے اس لئے ان کو یہ کہنا پڑا۔ اگرچہ ہم تمہارے سوال کا کافی جواب نہیں دے سکتے۔ تو بھی ہم بائبل کی صداقت کے قائل ہیں اور یقین کرتے ہیں۔ کہ وقت آئیگا جب اس کے تواریخی بیانات محض کہانیاں نہیں سمجھی جائینگی الخ۔ اب وہ وقت آپہنچا اور آج ان لوگوں کے سوائے جو ہمارے برٹش میوزیم یعنے انگریزی عجائب خانہ کے بیش قیمت خزانوں سے ناواقف ہیں اور کوئی پرانے عہدنامہ کے واقعات کی سچائی پر شک نہیں لاتا۔ اُن عجائب یادگار میں جو اس میوزیم میں جمع ہیں سب سے زیادہ قابل غور ڈیلیوج ٹیبلیس (یعنے تختیاں یا کتبے دربارہ طوفان) ہیں جس سے عجیب طور پر طوفان نوح کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور ہمارا ایمان بائبل کے قصص اور روایات کی نسبت مضبوط ہوتا ہے ان تختیوں کا ترجمہ پیش کرنے سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک غلط فہمی کو جو طوفان کی وسعت کے متعلق پھیلی ہوئی ہے رفع کروں۔ میری دانست میں بجائے ساری دنیا پر آنے کے طوفان صرف ایشیا کے ایک حصہ پر آیا۔ "الفاظ "زمین" "ساری زمین" (جو کہ پیدائش کے چھٹے اور ساتویں ابواب میں پائے جاتے ہیں اور جن سے کل زمین مراد لی جاتی ہے) کی نسبت مارسل ڈی سیرس اپنی عالمانہ کتاب موسومہ "کاسماگونی ڈی موائز" میں بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے انہوں نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ عبرانی הארץ (ہا ارض) جس کا ترجمہ (الارض) زمین ہوا ہے اکثر اوقات صرف ایک قطعہ زمین یا ایک ملک کے معنوں میں بھی مستعمل ہوئے ہیں اور موسیٰ کی مراد اس سے صرف وہی حصہ زمین کا ہے جو اس وقت آباد تھا نہ کہ ساری سطح زمین +

یہ ایک بڑی ضروری بات ہے کیونکہ ساری سطح زمین اور پہاڑوں کو پانی بغیر بڑے مقدار کے جو خاص اسی غرض کے لئے پیدا کی جاتی نہیں چھپا سکتا تھا۔ کیونکہ تمام پانی جو کہ سمندر اور بحیروں اور دریاؤں اور ہوا میں پایا جاتا ہے وہ زمین کی سطح پر اگر جمع کیا جاتا اور اس پر مساوی مقدار سے پھیلایا جاتا تو تب بھی یہ عالمگیر پھیلاؤ سمندر کا گہرائی میں اڑھائی میل سے زیادہ نہ ہوتا۔ اور دنیا کے سارے پہاڑوں کو پانی کے نیچے چھپانے کے لئے تین گنا زیادہ کی ضرورت تھی اور پھر اس غیر ضروری اور بے تحاشا پانی سے جو ایک ہزار ملین مکعب میل کے قدر ہوتا چھٹکارا پانے کے لئے ایک بہت بڑا معجزہ درکار ہوتا۔ مگر موسیٰ کے بیان سے کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہوتی جس سے ہم ایسا سمجھیں۔ کیونکہ وہ صرف اتنا کہتا ہے کہ پانی پندرہ ہاتھ اوپر چڑھا۔ اور لفظ اوپر سے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ گویا اسے پانی کی اصل مقدار کا پتا نہیں۔ بلکہ یہ پانی چھبیس ۲۶ فٹ تک اوپر اُٹھا ہوگا فٹوں کی ایسی قلیل تعداد بیان نہ کی جاتی اگر موسیٰ کی مراد منتہیٰ ہزار فٹ سے ہوتی کیونکہ ایورسٹ پہاڑ کو چھپانے کو اس سے کم مقدار کافی نہ تھی میرے خیال میں موسیٰ نے اسبات کی خبر غالباً ایسے کتبوں سے پائی ہوگی جو نوح کے تحریر کئے ہوئے ہونگے اور ان کتبوں میں جیسا نوح نے دیکھا ویسا ثبت کیا۔ طوفان کی وسعت کے حدود دیکھنے والے کی نظر کی وسعت نے قائم کئے ہونگے اگر دنیا کی تمام سطح پانی سے محیط ہوتی تو سائنس ضرور کوئی نہ کوئی وجوہات ایسی بتلاتیں جو اس کی تصدیق کرتیں۔ مگر نیچر میں برعکس اس کے بہت سی باتیں ایسی پائی جاتی ہیں جو اس دعوے کو کہ طوفان تمام دنیا پر آیا باطل ٹھہراتی ہیں +

جن کتبے کا ترجمہ ہم ذیل میں دینے والے ہیں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس زلزلے کا ذکر آتا ہے اور اگر آپ اس زلزلے کا جو لزبن شہر میں واقع ہوا حال پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اس زلزلے نے اپنی تاثیر سے سمندر کی تہ کو ابھارا اور یوں سمندر کے پانی شہر کے اوپر پھینکدیا۔ پس ظاہر ہے کہ اس قسم کا زلزلہ بائبل کے اس بیان سے مراد ہو جہاں یہ لکھا ہے کہ "اسدن بڑے سمندر کے سوتے پھوٹے" اور سائنس بھی خبر دیتی ہے کہ کوہستان کاکیسس کے ایک سلسلے نے اسی زمانہ (یعنی طوفان کے زمانہ) میں اوپر کی طرف حرکت کی جس سے ایک زلزلہ پیدا ہوا اور کہ کوہستان ارارٹ کی آتش خیز چوٹی جو کہ رفعت میں سترہ ہزار تین سو تیس فٹ ہے اسی قسم کی ابھری ہوئی چوٹیوں میں سے ایک چوٹی ہے جس چوٹی کے منہ سے ایسا مادہ کثیر بخارات کے ساتھ پیدا ہوا کہ جو کہ جم جانے پر مینہ کی صورت میں اترا جس نے سمندر کی طغیانی کے ساتھ ملکر سارے میدان کو چھپا لیا۔ اس قسم کے زلزلے بہت جگہ واقع ہوئے ہیں +

آپ کو معلوم ہوگا کہ ملک میکسیکو میں ایک آتش خیز پہاڑ

وقفہ میں ایک ہی رات کے عرصہ میں سطح زمین سے اوپر اُٹھ گیا اور آجتک موجود ہی +

ایک اور غلط فہمی تردید کے لائق ہی وہ یہہ کہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ کشتی پہاڑ ارارات کی چوٹی پر ٹھہری بائبل یہہ نہیں کہتی بلکہ وہ یہہ کہتی ہی کہ ارارات کے کوہستان پر ٹھہری ۔ کشتی کسی پہاڑوں پر نہیں ٹھہر سکتی تھی ممکن یہہ ہی کہ وہ اس سلسلے کے کسی حصہ پر تیرتی رہی ہوگی اور پانی کے کم ہونے پر چند فٹ کی اونچائی پر کسی جگہہ ٹھہر گئی ہوگی - اور مسٹر جارج سمتھ کے ڈیلیوج ٹیبلٹس کے ترجمہ میں بھی ہم یہہ پاتے ہیں کہ کوہ نذیر نے کشتی کو ٹھہرالیا اور وہ اس پر عبور کرنے کے قابل نہ تھی - پس ہمارے علم کے تینوں وسایل یعنے بائبل اور سائنس اور قدیم کتبے اس آفت آسمانی کی بابت متفق ہیں اور اپنے عجیب اتفاق سے ایک دوسرے کی سچائی کو پختہ طور پر قایم کرتے ہیں +

یہہ بیش قیمت کتبہ اسطرح ہاتھ آیا کہ مسٹر سمتھ ایک دن برٹش میوزیم کی تختیوں کو دیکھ رہے تھے کہ ان میں سے ایک پر یہہ لکھا پایا اور کشتی کوہ نذیر کے پر ٹھہری اور پھر اس کے بعد نوح کی کبوتری کا حال آیا - اس سے ان کے دل میں یہہ یقین پیدا ہوا کہ طوفان نوح کے کسدی بیان کا کم از کم ایک حصہ میرے ہاتھ آگیا ہی - یہہ سوچ کر وہ اور ٹکڑوں کی تلاش کے درپے ہوئے اور ان کو تین ٹکڑوں کے حصے مل گئے جن کا ترجمہ انہوں نے شروع کر دیا اور بعد کچھ عرصے کے اپنے ترجموں کو ببلیکل آرکی آلوجیکل سوسائٹی کے ایک جلسے میں جس میں مسٹر گلیڈسٹون بھی شامل تھے پڑھا - دوسرے دن اخبار ٹیلیگراف کے ذریعے سے پورا ترجمہ شایع ہوگیا اور مسٹر ای آرنلڈ صاحب نے اس اخبار کے پروپرائٹرس کے نام سے بڑی فیاضی کے ساتھ ایک ہزار گنی نذر کیں بدیں غرض کہ مسٹر سمتھ صاحب کھنڈرات کی طرف روانہ ہوں اور زیادہ تحقیقات کریں - صاحب موصوف بڑے جوش و خروش اور گورنمنٹ کی منظوری سے جس نے ان کو نہ صرف برٹش میوزیم کی خدمات سے رخصت ہی دی بلکہ غیر حاضری میں ان کی مقررہ تنخواہ دینے کا وعدہ بھی کیا - اور اپنے احباب کی نیک دعاؤں کے ساتھ کھنڈرات کی طرف سدھارے - اب بڑی دلچسپ بات یہہ ہی کہ جب مسٹر سمتھ نے اپنے ترجمے کو پڑھا اسوقت اس قصے کا سلسلہ جگہہ جگہہ ٹوٹتا تھا - کیونکہ کئی تختیوں کے حروف مٹ گئے تھے اور بعض حصے ان میں سے ملتے ہی نہ تھے صاحب کو گئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ انہوں نے اخبار ٹیلیگراف کے اڈیٹر کو لکھا کہ کتبے کے پہلے کالم میں جو بعض بعض جز نہیں ملے تھے مل گئے ہیں جن میں کشتی بنانے کا حکم بھی پایا جاتا ہی یہہ بات ایک معجزہ سی معلوم ہوتی ہی کیونکہ ان تختیوں کو انگلستان میں گئے ہوئے بہت مدت گذر چکی تھی - اور مسٹر سمتھ صاحب کے ترجمے کے وقت تک کسی نے ان تختیوں کی قدر نہ کی تھی - اور صاحب ممدوح پہلے کبھی اس جگہہ گئے نہیں تھے - اور نہ وہ یہہ جانتے تھے کہ ان لاکھوں ٹکڑوں کے درمیان جو ایک بڑے بھاری رقبے پر پھیل رہے ہیں - میں کس خاص جگہہ کی تلاش کروں - مگر باوجود ان مشکلات کے وہ خاص ٹکڑا مل ہی گیا - کیا ہم یہہ کہیں کہ اتفاق سے ایسا ہوا - نہیں ہم نہیں کہینگے بلکہ یہہ کہینگے کہ یہہ سب کچھ الٰہی انتظام سے ہوا - تاکہ صاحب ممدوح کو اپنی تحقیقات میں ہمت اور خوشی حاصل ہو - پھر اس سے بھی بڑا نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ اس واقعہ سے لوگوں کو اس کتبے سے ایک خاص دلچسپی حاصل ہوئی - اور نیز خدا کے کلام نے ایک بڑا بھاری ثبوت پایا - اخبار ٹیلیگراف کے مشہور اور سر دل عزیز پروپرائٹرس کی فیاضی اور دلچسپی بھی یاد رکھنے کے قابل ہی +

جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یہہ بیبلونین قصہ چار ہزار برس کا ہی اور نوح کے تھوڑے عرصہ بعد لکھا گیا اور کہ غالباً نوح نے خود نمرود کے پاس بیان کیا تب ان کے نزدیک بائبل کا بیان عجیب طور پر صحیح اور معتبر ثابت ہوگا - مگر بڑے افسوس کی بات ہی کہ جب صاحب موصوف تیسری مرتبہ اسور کو لوٹے تو ماندگی اور کسل [illegible] کے سبب سے اور کچھ محنت کشی اور جانفشانی کی وجہہ سے جان بحق تسلیم ہوئے - بسبب ان کی بیش قیمت خدمات کے ان کی موت سب کے لئے غم کا موجب ہوئی - مگر ان کی تصنیفات میں سے ایک کتاب بنام کیلڈیا ان کی مرنے کے بعد مسودے کی صورت میں پائی گئی اسی میں اس کتبے کا ترجمہ بھی تھا لیکن مسودہ ایسی کمل صورت میں تھا کہ ریورنڈ اے ایچ سائیس صاحب ڈپٹی پروفیسر کمپیریٹو فلالوجی آکسفورڈ یونیورسٹی کو اس کی اشاعت میں کچھ تکلیف نہ اٹھانی پڑی - اس ترجمے میں سے میں نے وہ باتیں جو بائبل کے بیان کی مقابل میں پائی جاتی ہیں انتخاب کر لی ہیں اور ذیل میں درج کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں +

تختیوں کا ترجمہ	مقامات بیبل اس مضمون کے مقابل	تختیوں کا مقابلہ	مقامات بیبل اس مضمون کے مقابل
حسیستھرس مجھ سے یعنی اُدُو دھو [illegible] سے بیان کرتا ہی مجھے بابت [illegible] تیرے [illegible] اپنے [illegible] کہ میں [illegible] کا ذکر [illegible] سنانے والوں +	حسیستھرس اپنے اس کتبے کے پہلے طوفان کا حال اُدُو دھو [illegible] کو سنا رہا ہے جو مسٹر سمتھ کی کتاب میں مذکور ہو مفصلہ ذیل بائبل کا بیان میں موسیٰ اس حادثہ کا تواریخی طور پر بیان کرتا ہے +	اے گلگمش* سن اے اُگر سمجھ سُرِپّک کارٹ - بیٹے اُبار ٹوٹو کے	اور خدا نے نوح سے کہا - پیدائش ۶/۱۳

* گلگمش اور اگر ہیلری صاحب کی رائے کے مطابق یہہ دونوں لفظ خادم اور عابد کے معنے رکھتے ہیں - طوفان کے ہیرو کو بسبب اُس کی وفاداری کے اِن الفاظ سے مخاطب کیا - مترجم +

تختیوں کا ترجمہ	اس مضمون کے مقابل مقامات بائبل
زندگی کا بیج اجنبی سا ہو گیا۔	سب بشر کی اجل میرے سامنے آپہنچی ہے اس لئے کہ اُن کے سبب زمین ظلم سے بھر گئی ہے پیدائش ۶/۱۳
گھر برباد کر اور ایک جہاز بنا۔	تو اپنے واسطے گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی بنا۔ پیدائش ۶/۱۴
...... ہاتھ اُس کی لمبائی ہو	اُس کی لمبائی تین سو ہاتھ 〃 ۶/۱۵
...... ہاتھ اُس کی چوڑائی اور اونچائی ہو۔	اور اُس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ کی ہو 〃 ۶/۱۵
میں نے اُس کی چھت ڈالی اور اُس کو بند کیا۔	کشتی میں کوٹھریاں تیار کر 〃 ۶/۱۴
تین پیمانے رال میں نے اُس کے باہر لگائی تین پیمانے رال میں نے اُس کے بھیتر لگائی	تو اُس کے باہر اور بھیتر رال لگا۔ 〃 ۶/۱۴
تین آدمیوں کے سر پر* ٹوکریاں اُٹھاتے تھے جو اپنے سر پر کھانا اُٹھائے تھے اور میں نے کھانا ایک سال اس لیا کہ لوگ اُسے کھائیں۔	اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھائی جاتی ہیں لیکر اپنے پاس جمع کر اور وہ تیری اور اُن کی خوراک ہوگی 〃 ۶/۲۱
دو طرح جیوں میں۔ اور مو دریا کے پانیوں کی طرح (اپنے جمع کی) اور زمین کے پانیوں کو بھی۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے حوضوں میں بھرا۔	اور تو اپنے پاس ہر قسم کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کر اور وہ تیری اور اُن کی خوراک ہوگی 〃 ۶/۲۱
میں نے جہاز میں اپنے خاندان اور اپنی باندیوں کو چڑھا دیا۔	اور تو کشتی میں جائیگا تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروآں تیرے ساتھ 〃 ۶/۱۸
اور میں نے میدان کے بہائم اور میدان کے حیوانات سب چڑھا دیے	اور سب جانوروں میں سے ...... ۶/۱۹ پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والوں میں سے ہر ایک جنس کے 〃 ۶/۲۰
ایک طوفان شماس نے پیدا کیا اور وہ بولا یہ کہتے ہوئے رات کو میں مینہ کثرت سے برساؤنگا۔	اور دیکھ میں آپ ہی زمین پر طوفان کا پانی لاتا ہوں کہ ہر ایک جسم کو مٹا ڈالوں۔ 〃 ۶/۱۷
کشتی کے اندر داخل ہو اور اپنا دروازہ بند کر	جانور آئے سب نر اور مادہ تھے جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا اور خدا نے اُس کو باہر سے بند کیا 〃 ۷/۱۶

* اس سے غالباً آدمیوں کی کوئی خاص تعداد مراد ہے جس طرح ہماری کوڑی سے بیس مراد ہے۔

تختیوں کا ترجمہ	اس مضمون کے مقابل مقامات بائبل
صبح کی پوہ پھٹنی شروع ہوئی اور آسمانی اُفق سے ایک کالا بادل اُٹھا ریمّن بیچ سے گرجا	اسی دن بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں ... اور زمین پر پانی کی جھڑی لگی رہی 〃 ۷/۱۱ و ۱۲
چمکتی ہوئی دنیا بربادی میں تبدیل ہو گئی زمین کی سطح کو ...... کی مانند اُس نے بہا دیا۔	اور پانی زمین پر بڑھا اور بہت زیادہ ہوا 〃 ۷/۱۸
طغیانی (طوفان) جو لوگوں پر حادث ہوئی آسمان تک پہنچی۔	اور سب اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں چھپ گئے 〃 ۷/۱۹
د اور اُس نے برباد کر دی ہر طرح کی زندگی دنیا کی سطح سے اور سارے بنی آدم تباہی کی حالت میں آگئے مثل سرکنڈوں کے لاشیں تیرتی تھیں۔	اور سب جاندار جو زمین پر چلتے تھے پرندے اور چرندے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے اور سب انسان مر گئے 〃 ۷/۲۱
...... آسمان سے مینہ اور سارا طوفان جس نے مثل زلزلے کے تباہی برپا کر دی تھی بند ہوا۔	اور خدا نے زمین پر ہوا چلائی اور پانی ٹھہر گیا ۸/۱
سمندر سوکھنے لگا بُری ہوا اور طوفان بند ہوا۔	اور گہراؤ کے سوتے اور آسمان کی کھڑکیاں بند ہوئیں اور آسمان سے مینہ تھم گیا۔ 〃 ۸/۲
ملک نذیر میں کشتی لگی کوہ نذیر نے کشتی کو روکا اور وہ اس پر سے عبور کرنے کے لائق نہ تھی۔	اور ساتویں مہینے کی سترھویں تاریخ کو ارارات کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی + 〃 ۸/۴
میں نے اپنی کھڑکی کھولی اور روشنی میرے چہرے پر آئی۔	اور چالیس دن کے بعد یوں ہوا کہ نوح نے کشتی کی کھڑکی جو اُس نے بنائی تھی کھول دی ۸/۶
میں نے ایک کبوتری کو باہر نکالا وہ چھوڑ کر چلی گئی کبوتری چلی گئی وہ واپس آئی اور .... ٹھہرنے کی جگہ اسکو نہ ملی اور وہ واپس آئی۔	پھر اُس نے ایک کبوتری اپنے پاس سے اڑا دی کہ دیکھے کہ زمین پر پانی گھٹا ہے یا نہیں 〃 ۸/۸ پر کبوتری نے پنجا ٹیکنے کی جگہ نہ پائی اور اُس کے پاس کشتی میں پھر آئی 〃 ۸/۹
میں نے ایک کوا چھوڑا اور وہ چلا گیا کوا گیا اور اُس نے اُن لاشوں کو جو پانی پر تیرتی تھیں دیکھا اور اُس نے (وہ لاشیں) کھائیں اور تیرتا رہا اور چلا گیا پھر واپس نہ آیا۔	اور اُس نے ایک کوے کو اُڑا دیا سو وہ نکلا اور جب تک کہ زمین پر سے پانی سوکھ نہ گیا آیا جایا کرتا تھا۔ 〃 ۸/۷



تحقیقوں کا ترجمہ	اس مضمون کے مقابل مقامات بائبل	تحقیقوں کا ترجمہ	اس مضمون کے مقابل مقامات بائبل
میں نے حیوانات کو چاروں طرف چھوڑ دیا۔	تب نوح نکلا اور اُس کی جورو اور اُس کے بیٹے اور اُس کے بیٹوں کی جوروئیں اُس کے ساتھ سب جانور کیڑے مکوڑے اور ... کشتی سے نکل گئے'' ۸/۱۸ و ۱۹	اُس نے عہد باندھا اور وہ ہمارے درمیان رہا اور ہم پر مہربان تھا۔	اور خدا نے نوح کو اور اُس کے بیٹوں کو کہا دیکھو میں ہاں میں ہی اپنا عہد تم سے اور تمہارے بعد تمہاری نسل سے اور سب جانوروں سے جو تمہارے ساتھ کیا ... قایم کرتا ہوں'' ۹/۹ و ۱۰
میں نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مذبح بنایا۔	تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا ... اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں '' ۸/۲۰		اور خدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو'' ۹/۱
اور دیوتا (قربانی) کے جلنے کے وقت اکٹھے ہوئے / دیوتا بھی (قربانی) کے جلنے کے وقت اکٹھے ہوئے	اور خداوند نے خوشنودی کی بو سونگھی '' ۸/۲۱		
.... اور زور آور محراب کو بلند کیا دھرا وقوس قزح ے ہی جسے اُنہوں نے اپنے جلال میں پیدا کیا	میں اپنی کمان کو بدلی میں رکھتا ہوں وہ میرے اور زمین کے درمیان عہد کا نشان ہوگی '' ۹/۱۳		

مراسلات

پاسٹر کیسا ہونا چاہیئے

بطرز مکالمہ

جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ رُوح
کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہے

مائی ڈیر اڈیٹر اور ناظرین نور افشاں دونوں کی خدمت میں دست بستہ التماس ہے چونکہ آجکل پادری احسان اللہ صاحب کے گرمگرم وعظوں کی تحریک سے بعض کو موقع غنیمت ہاتھ آیا ہے کہ دینداری کے پردہ میں اپنی خودغرضی اور خودمطلبی کا تماشہ دکھا کر لوگوں کو ابلہ فریبی کے دام میں پھنسا کر اپنا اُلو سیدھا کریں لہذا یہہ چند کلمات بطور تنبیہہ الغافلین بطرز مکالمہ پیش کرتا ہوں اُمید کہ خداوند کی بعض ناتجربہ کار اور بھولی بھالی بھیڑ کی صورت کلیسیاؤں کو اُن بھیڑیوں کے تیز دانتوں سے بچانے میں جن کا اوپر ذکر ہوا اپنی قلم تیز رقم سے ہماری مدد کریں یہہ ہمارا مضمون صرف ایک تحریک ہے جو معزز نامہ نگاروں کے ذہن رسا کے واسطے اشارا ہوگا۔

سائل۔ پاسٹر کیسا ہونا چاہیئے۔

مجیب۔ خدا کے پاک کلام میں سب کچھ موجود ہے ملاحظہ فرمائیے +

سائل۔ وہ تو میں نے بھی بارہا پڑھا ہے۔

مجیب۔ پس کیا ضرورت ہے کہ میں بتاؤں۔

سائل۔ جبتک کوئی سمجھا دے نہیں اطمینان قلبی نہیں ہوتا +

مجیب۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں کلام الہی نے بہت صاف لفظوں میں اُن اوصاف کی وضاحت کی ہے جو پاسٹر میں ہونی چاہیئے +

سائل۔ البتہ وہ مقام بہت صاف ہیں تو بھی میں نے جا بجا دیکھا ہے کہ اُن اوصاف کا خیال کم ہوتا ہے۔ اور اِسی لئے مجھے وہم پیدا ہوا کہ شاید میں سمجھا نہیں۔

مجیب۔ اچھا تو نکالئے پولس رسول کا پہلا خط تمطاؤس کو۔

سائل۔ نکالا۔ ۱۔ تمطاؤس ۳ باب

یہہ بات سچ ہے کہ جو کوئی کلیسیا کی نگہبانی کی آرزو رکھتا تو اچھا کام چاہتا ہے۔ ۱۔ پس چاہیئے کہ نگہبان بے عیب ایک جورو کا شوہر پرہیزگار صاحب تمیز شایستہ مسافر دوست تعلیم دینے میں قابل ہو۔ ۲۔ نہ کہ شرابی یا مار پیٹ کرنیوالا یا ناروا نفع حاصل کرنے والا بلکہ تحمل کرنے والا ہو تکراری اور لالچی نہو۔ ۳۔ اور اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرے۔ اور کمال درستی کے ساتھ لڑکوں کو تابع میں رکھے۔ ۴۔ کہ اگر کوئی اپنے ہی گھر کا بندوبست کرنا نہ جانے وہ خدا کی کلیسیا کی خبرداری کیونکر کریگا۔ ۵۔ اور نیا مرید نہو مبادا وہ غرور کرکے شیطان کی طرح عذاب میں پڑے۔ ۶۔ اور چاہیئے کہ وہ باہر والوں کے نزدیک بھی نیکنام ہو تا نہو کہ وہ ملامت اٹھاوے اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاوے۔ ۷۔

مجیب۔ پھر دیکھو پولس رسول کا خط طیطس کو۔

سائل۔ طیطس ۱ باب۔ چاہیئے کہ نگہبان جو خدا کا کارندہ ہے بے الزام ہو نہ کہ خود پسند یا غصہ ور یا شرابی یا مارپیٹ کرنے والا اور ناروا نفع لینے والا۔ ۷۔ بلکہ مسافر دوست نیکی کا چاہنے والا ہوشیار راستکار پاک پرہیزگار۔ ۸۔ اور تعلیم کے

موافق ایمان کے کلام کو تھامے رہے تاکہ وہ صحیح تعلیم سے نصیحت کرنے اور خلاف کہنے والے کو الزام دینے پر مقدور رکھے ۱۰ کیونکہ بہت سے بےقید اور بیہودہ گو اور دغاباز ہیں۔ الخ

مجیب۔ پھر دیکھو پطرس رسول کا پہلا خط عام۔

سائل۔ ۲ پطرس ۵ التماس کرتا ہوں کہ تم خدا کے اُس گلہ کی جو تمہارے درمیان ہی پاسبانی کرو۔ لاچاری سے نہیں بلکہ خوشی سے اور ناروا نفع کے لئے نہیں بلکہ دلی خواہش سے نگہبانی کرو اور خداوند کی میراث پر خداوندی نکرو بلکہ گلہ کے لئے نمونہ بنو ۲ و ۳ آیات۔

مجیب۔ ملاحظہ فرمائیے تینوں مقام کیسے صاف الفاظ میں گویا پاسٹر کی ہو بہو تصویر بنا کر سامنے رکھدی ہی۔

سائل۔ جناب کا فرمانا بجا ہی خود غرض لاف زن گھنٹھی صاف عبارت کو توڑ مروڑ کر کچھ کا کچھ بنا لیتے ہیں۔

مجیب۔ تو بہتر ہی کہ ایک ایک فقرہ پر علیحدہ علیحدہ غور کیا جائے۔

سائل۔ یہی تو میں بھی چاہتا ہوں کیونکہ کلیسیائیں کل فہمیدہ نہیں ہوتے۔

مجیب۔ بہتر ہی کہ کل کلیسیاؤں کے بجائے پاسبان جہاں جہاں امریکن مشنری صاحبان ہیں پکیٹ پرسے اور نشر فرداً فرداً سادہ عبارت میں شرکا کو سمجھا دیویں کہ وہ کس کو پاسٹر چنیں۔

سائل۔ کیا خوب آپنے فرمایا اور یہہ ترکیب بہت آسان اور کارآمد اور نتیجہ خیز بھی ہی۔

مجیب۔ پہلے اِس سے کہ فقرات کلام اللہ کی تشریح کیجاوے براہ مہربانی یہہ تو بتائے کہ آپ ہی تو کہیں پاسٹری نہیں چاہتے ہیں۔

سائل۔ جناب نہیں میں اِس لائق نہیں جیسا یعقوب رسول فرماتا ہی اے میرے بھائیو تم میں بہت سے اُستاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم اس سے زیادہ سزا پاویں گے +

مجیب۔ آپ کا یہہ خیال کمال عمدگی اور سنجیدگی کے ساتھ ہی +

سائل۔ اب براہ عنایت فقرات کلام آلہی کی تشریح ایسی فرمائیگا کہ ہر ایک سمجھ لے اور آئندہ پاسبان چننے میں بھول نکرے +

مجیب آپ ایک ایک فقرہ بولتے جائے اور پھر میں شروع کروں۔

سائل۔ پہلے فقرہ میں آرزو رکھنے سے کیا مُراد ہی۔

مجیب۔ مطلب یہہ ہی کہ کوئی شخص چاہتا ہی کہ میں کسی نہ کسی کلیسیا کا پاسبان بن جاؤں +

سائل۔ لیکن یہہ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی شخص پاسبانی چاہتا ہو اور اس چاہنے کی کوئی خاص غرض نہو +

مجیب۔ البتہ غرض تو ضرور ہوتی ہی۔

سائل۔ اُن غرضوں کو تفصیل وار بتائیے +

مجیب۔ پہلی غرض یہہ ہوسکتی ہی کہ کسی شخص کو خدا نے ایسی لیاقت عطا کی ہی کہ وہ روح سے بھرپور زندگی رکھتا ہی اور چاہتا ہی کہ مسیح خداوند کی کلیسیا کو بھی روحانی بنائے +

سائل۔ یہہ کیا خوب غرض ہی کاش کہ ہر ایک میں جو اِس عہدہ کی آرزو رکھتا ہی یہہ روح سے بھرپور زندگی ہو اور اوروں کے فائدہ کے لئے اس کو صرف کرے +

مجیب دوسری غرض یہہ ہوسکتی ہی کہ کسی شخص میں خداوند نے یہہ لیاقت امانت رکھی ہی کہ گرے ہوؤں کو سر نو اُٹھاوے۔

سائل۔ درحقیقت ایسے پاسبانوں کی سخت ضرورت ہی جبکہ غیر تعلیم یافتہ اشخاص بہت جلد ٹھوکر کھاتے ہیں اُن کو سنبھالنا از حد ضروری ہی +

مجیب تیسری غرض یہہ ہوسکتی ہی کہ کسی شخص کو خداوند نے یہہ توفیق اور لیاقت عطا فرمائی ہی کہ وہ لوگوں سے جلد رسائی پیدا کر لیتا ہی اور تمدنی لیاقت میں بڑھا ہوا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ کلیسیا کی ناداری و افلاس کی بیخ کو گراوے اور بہر پہلو شرکا کو لیاقت تمدن میں ترقی دے۔

سائل۔ واقعی اس لیاقت کے بغیر اکثر بعض کلیسیاؤں کی حالت ناگفتہ بہ ہی اور یہی خرابی ہی جو کلیسیا کے سلف سپورٹ میں حارج ہی +

مجیب۔ دو غرضیں اور بھی ہیں جنکا بیان کرنا بھی شرم ہی +

سائل۔ مثل مشہور ہی کہ شرع میں شرم کیا۔ وہ بھی بیان فرمائیے +

مجیب۔ اول یہہ کہ بعض ناعاقبت اندیش اس غرض سے اِس عہدہ جلیلہ کی آرزو رکھتے ہیں کہ خداوند کی کلیسیا پر خداوندی کریں جیسے پوپ لوگ +

سائل۔ توبہ توبہ ایسے شیطانوں سے خدا اپنی کلیسیا کو محفوظ رکھے اور سرکہیں جہاں ایسے لالچی پائے جائیں خدا کسی نہ کسی کو توبھروالی روح عنایت کرے تاکہ وہ برملا مخالفت کرنے میں کامیابی حاصل کرے +

مجیب۔ دوم یہہ کہ بعض اشخاص اس غرض سے بھی اس کام کی آرزو رکھتے ہیں کہ پادری بن جائیں +

سائل۔ یہہ عجیب غرض ہی کیا پادری بن جانے سے کچھ اور مل جاتا ہی +

مجیب۔ یہہ مل جاتا ہی کہ لوگ عزت کو لگے خط کے سرنامہ میں ریورنڈ لکھیں گے اور اس پردہ میں پچھلے گندے اوصاف چھپ جائینگے +

سائل۔ جناب میں تو یہہ دو غرضیں آخری سنکر کانپ گیا میری رائے میں کلیسیاؤں کو بڑی ہوشیاری کرنا چاہئے وقت نازک ہی میں جانتا ہوں کہ یہہ لوگ اپنی اس نالائق غرض کو بر لانیکے واسطے کچھ کرتے بھی ہونگے +



مجیب - بیشک بڑی بڑی فطرتیں عمل میں لاتے ہیں -

سائل - وہ فطرتیں کیا ہیں براے مہربانی بیان فرمائیے -

مجیب - ایسے اشخاص کا پہچان لینا بہت مشکل ہے کیونکہ بظاہر دینداری کا پردہ ہے مگر بباطن مکاری چنانچہ پولوس رسول ۲ قرنتی ۱۱ میں یوں فرماتا ہے - کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول دغاباز کارندہ ہیں جو اپنی صورتوں کو مسیح کے رسولوں سے بدل ڈالتے ہیں اور یہہ تعجب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنی صورت کو نوری فرشتہ سے بدل ڈالتا ہے - اس واسطے اگر اُس کے خادم بھی اپنی صورتوں کو راستبازی کے خادموں سے بدل ڈالیں تو یہہ کچھ بڑی بات نہیں پر اُن کا انجام اُن کے کاموں کے موافق ہوگا ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ -

سائل - اگر رسولی زمانہ میں قرنتی کلیسیا میں ایسے دغاباز موجود تھے جو پولوس رسول کے حق کو برباد کرکے اپنا فخر قایم کرنا چاہتے تھے تو ممکن ہے کہ آجکل کی کلیسیاؤں میں بھی بعض دغاباز کارندہ ہوں +

مجیب - بیشک بڑی احتیاط کرنی لازم ہے جیسا کہ کسی پرشیس شاعر نے کہا ہے میں اُس کے آخری مصرع سے دو لفظ بدلکر سناتا ہوں ؎ اے بسا ابلیس آدم روے ہست + پس بہر فرقے نباید داشت دست + ترجمہ اکثر شیطان آدمی کی صورت میں ہوتا ہے - پس ہر ایک سر پر ہاتھ نہ رکھدینا چاہئے جیسا کہ خداوند کا پیارا رسول پولس تمطاؤس کو ہدایت دیتا ہے کہ ہاتھ کسی پر جلد نہ رکھ ۱ تمطاؤس $\frac{۵}{۲۲}$ آیت +

سائل - آپنے فرمایا کہ ایسے اشخاص کا پہچان لینا مشکل ہے تو پھر کیا کرنا چاہئے +

مجیب - بڑی ہوشیاری کے ساتھ اُن کی چال چلن اور برتاؤ پر لحاظ کرتے رہنا اور ہر ایک کام پر جو وہ کرتے ہیں گہری نظر ڈالتے رہنا کلیسیا کے شرکا کا فرض ہے -

سائل - تو بھی آپ کچھ بیان فرمائیں کہ یہہ لوگ اکثر وہ کونسی کارروائی کرتے ہیں جس کے باہری طرف دینداری اور اندر عیاری و مکاری ہوتی ہے +

مجیب - آپ سمجھ لیجئے کہ انجیل کی خدمت اعلیٰ درجہ کی خدمت ہے اور کیسا ہی سیحی کیوں نہو اس کام کی عزت کرتا ہے اور سبب اس کا یہہ ہے کہ ہمارے منجی ابن اللہ نے خود اُسے کیا پس بہتیرے تو درحقیقت اپنا اصلی فرض سمجھ کر انجیل سُناتے ہیں اور اُن کی غرض سوائے روحوں کے بچانے کے اور کوئی نہیں ہوتی پولوس رسول نے فرمایا - اِس لئے کہ اگر میں انجیل کی خبر دوں تو کچھ میرا فخر نہیں کیونکہ مجھے ضرورت پڑی ہے اور مجھپر واویلا ہے اگر میں انجیل کی خبر نہ دوں ۱ قرنتی $\frac{۹}{۱۶}$ پھر اس سے آگے وہ اپنی غرض بتاتا ہے کہ میں نے باوجودیکہ سب سے آزاد ہوں آپ کو سب کا غلام ٹھہرایا تاکہ میں بہتوں کو نفع میں لاؤں ۱ قرنتی $\frac{۹}{۱۹}$ پر وہ جو اور کچھ غرض رکھتا ہے اور جس کے باہر دینداری اور اندر مکاری ہے وہ اس غرض کے ۱۰۰ میں سے ۹۹ حصوں کو کھوتا ہے اور ایک کو بڑی مضبوطی سے تھامے رہتا ہے +

سائل - آپنے بڑی گہری بات فرمائی براہ عنایت ۱۰۰ اور ۹۹ کی تفسیر بتلائیے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ آیا میں آپ کا مطلب سمجھ گیا +

مجیب - پولوس رسول اپنی غرض کے معنوں کو یوں وسعت دیتا ہے کہ میں یہودیوں کے درمیان یہودی سا تھا تاکہ میں یہودیوں کو نفع میں لاؤں شریعت والوں میں میں شریعت والا بنا تاکہ شریعت والوں کو نفع میں لاؤں اور بے شریعت لوگوں میں بے شریعت سا اگرچہ میں خدا کے نزدیک بے شریعت نہیں ہوا بلکہ مسیح کی شریعت کا تابع تھا تاکہ میں بے شریعت لوگوں کو نفع میں لاؤں کمزوروں میں کمزور سا تھا تاکہ کمزوروں کو نفع میں لاؤں میں سب آدمیوں کے واسطے سب کچھ بنا تاکہ ہر ایک طرح سے کتنوں کو بچاؤں اور میں یہہ انجیل کے واسطے کرتا ہوں ۱ قرنتی $\frac{۹}{۲۰-۲۳}$

سائل - آہا پولوس رسول کیسا سب کے واسطے غیر منند تھا اور وہ سب کے واسطے نہ کسی ایک فرقہ یا قوم کے واسطے) سب کچھ بنا تب تو خداوند نے اُس کے کام پر بڑی برکت بخشی فی الحقیقت اب معلوم ہوا کہ مکار بنا ہوا جب کسی خاص کو اپنے واسطے چن لیتا ہے تو ضرور اُس کی کوئی اور غرض ہوگی اور وہ یہہ انجیل کے واسطے نہیں بلکہ اپنی نفسانی خواہش بر لانے کو کرتا ہوگا +

مجیب - ہاں جناب ایسے لوگ بہت جلد ظاہر ہو جاتے ہیں اگرچہ کلیسیا اور مشنری صاحبان چند روز تک اُن کے ہتھکنڈوں سے واقف نہیں ہوتے - اسی واسطے مناسب ہے کہ ایسے لوگ پہلے آزمائے جائیں ۱ تمطاؤس $\frac{۳}{۱۰}$ پھر رسول یوں فرماتا ہے کہ پر تونے میری تعلیم میں چال چلن ارادے ایمان صبر محبت برداشت میں ستائے جانے اور دکھ اُٹھانے کی حالتوں میں جیسے کہ انطاکیہ اور اقونیوم اور لسترہ میں مجھپر پڑے میری پیروی کی ہے ۲ تمطاؤس $\frac{۳}{۱۰ و ۱۱}$

سائل - ضرور ان باتوں میں آزمانا چاہئے +

باقی آیندہ

شق القمر

سب سے اعلیٰ اور قابل اعتقاد مقام قرآنی نزد محمدیان اقتربت الساعۃ وانشق القمر ہے - چنانچہ اُن صاحبان کا اظہار یہہ ہے کہ محمد صاحب نے باشارہ اُنگلی مہتاب کے دو حصہ کر دیئے - اور وہ دو حصہ الگ الگ ہوکر پہاڑ کے اِدھر اُدھر نظر آتے رہے - اور بعض علما کا قول یہہ ہے کہ آنجناب محمد صاحب کی آستین میں سے گذر گئے - اگر اس واقعہ کا ثبوت طلب کیا جاوے تو سوائے بیان متاخرین محمدیان کوئی دلیل محمدی دے نہیں سکتے ہیں - کیونکہ اِس واقعہ کی شہادت معتبر معترض کو چاہئے کہ فلاں معتبر اشخاص نے بچشم خود ملاحظہ کیا اور علاوہ ازیں بزمانہ محمد صاحب تمام لوگوں نے اس واقعہ کو متفق علیہ

تسلیم کیا ہو۔ یا کسی گروہ معتبرہ نے بوجہہ تصدیق اُس پر اتفاق کیا ہووے۔ چنانچہ اس کی تردید میں ہمارے مولوی فاضل اجل عماد الدین صاحب نے اپنی کتاب تحقیق الایمان میں نہایت ہی توضیح کے ساتھ تفصیل کی ہے۔ کہ اگر کوئی محمدی تعصب کی عینک کو اُتار کر نظر صداقت سے مطالعہ کرے تو فوراً اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ شق القمر کا واقعہ محض غلط ہے اور آنجناب محمد صاحب سے ہرگز وقوع میں نہیں آیا۔ لہذا جب ہم عبارت قرآنی پر نظر فکر کی ڈالتے ہیں۔ تو آفتاب کی مانند روشن ہو جاتا ہے کہ شق کا واقعہ ہونا اُس موقعہ پر سمجھا نہیں جاتا ہے۔ بلکہ وہ موقعہ شق آیندہ کی خبر دیتا ہے جیساکہ ڈاکٹر فنڈر صاحب مرحوم نے کتاب میزان الحق میں لفظ الساعتہ پر بحث کر کے ثابت کیا ہے ہم التماس کرتے ہیں کہ محمدی ضرور اس کتاب کو بادروینے دیکر ملاحظہ فرمائیں۔ تو حق امر بخوبی ظاہر ہو جائیگا دویم فعل انشق باب انفعال سے ہے۔ اور خاصیت باب انفعال کی لزوم و مطاوعت بافعل ہے۔ پس شق ہونا مہتاب کا قرب قیامت سے لازم ہے جیساکہ "اغلقت الباب فانغلق" یعنی بند کیا میں نے دروازہ کو پس بند ہو گیا۔ ایساہی جملہ "اقترب الساعتہ وانشق القمر" یعنی قیامت نزدیک ہوئی اور چاند پھٹ گیا۔ پس چاند کا شق ہو جانا قرب قیامت کو لازم ہے اس لئے کہ فعل انشق کا فاعل مذکور نہیں ہے۔

سیوم۔ دعوی محمد صاحب نسبت شق القمر قرآن میں مذکور ہونا چاہئے یا اس شبہہ جلبہ کی تفصیل قرآن سے دکھانا چاہئے +

چہارم۔ مفسرین کا اتفاق شق القمر کی بابت دکھانا چاہئے۔ حالانکہ وے برعکس اس کے شہادت دیکر کہتے ہیں کہ انشق سے مراد سینشق ہے کہ بروز قیامت شق ہونا مراد ہے +

پنجم۔ واقع شق القمر ایسا بڑا اعظیم واقعہ ہے کہ جس کی خبر تمام عالم میں تو نہیں۔ جز نصف عالم میں تو ضرور ہونی چاہئے جیساکہ آجکل اگر ایک دمدار ستارہ نمودار ہو۔ تو خیر کل عالم تو نہیں مگر ایک اقلیم ہند تو ضرور ہی اُس کی گواہ ہوگی۔ بلکہ برسوں اور صدیوں تک اس کا چرچہ قایم رہیگا۔ اسی طور سے اگر محمد صاحب نے شق القمر دکھایا تھا تو کوئی مورخ اس کی کیفیت اپنی تواریخ میں قلمبند کرتا حالانکہ مورخوں کی تواریخ اسبارہ میں سایہ ہما کی مانند پڑی ہوئی ہے فقط نام ہی نام ہے +

ششم۔ اگر شق القمر محمد صاحب سے وقوع میں آیا ہوتا تو فی الواقع یہہ نادر و اعلی القسم کا معجزہ تھا۔ ضرور محمد صاحب اِس کا حوالہ طالبان معجزہ کو دیکر اپنی نبوت کا ثبوت پیش کرتے حالانکہ محمد صاحب نے طالبان معجزہ کو صاف جواب دیدیا کہ معجزات میرے پاس نہیں ہیں۔ چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں صاف صاف اور کھلے الفاظ سے انکار موجود ہے اور جس کی عبارت بجنسہ یہہ ہے۔

وَمَا مَنعَنَا ان نرسل بالایٰت الا ان کذب بھا الاولون۔ ترجمہ اور نہ روکا ہمارے تائیں یہہ کہ بھیجیں ہم نشانیاں مگر یہہ کہ جھٹلایا تھا ساتھ اُس کے پہلے لوگوں نے۔ اس آیت میں محمد صاحب صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ معجزات کے ساتھ میں نہیں آیا ہوں۔ اس لئے کہ انبیا سابقہ نے معجزات دکھائے مگر اُنہوں نے برخلاف ہو کر تکذیب کی اور اُن کی نبوۃ پر اعتماد نہ کیا ہے پس اے صاحبان دانش محمد صاحب کو قدرۃ معجزہ دکھانے کی نہ تھی۔ اور اگر ان میں ہوتی تو ایسا اقرار ہرگز نہ کرتے اور جو سبب اُنہوں نے پیش کیا ہے وہ معقول نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر وجہہ عدم ارسال معجزاۃ یہی قبول کی جاوے جیساکہ محمد صاحب لکھتے ہیں۔ تو اُس کے ساتھ یہہ بھی منظور کرنا ہوگا کہ محمد صاحب کی نبوۃ و رسالت کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی اس لئے کہ اقوام سابقہ نے نہ صرف انبیا سابقہ کے معجزات ہی کی تکذیب کی تھی بلکہ ان کی رسالت و نبوۃ کو بھی رد کیا تھا پس رد معجزات و رد نبوۃ دونوں برابر ہیں۔ لہذا ایک کو قایم رکھنا اور دوسرے کو ترک کرنا قرین قیاس نہیں ہے۔ پس بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ ان میں قدرت معجزہ ہرگز نہ تھی اور یہہ عذر اُنہوں نے اپنے کو الزام سے بری ہونے کے لئے پیش کیا تھا +

دیکھو مسیحی معجزات انجیل جلیل میں کیسے تحریر ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حق کے طالب کو کسی طرح کا اُن کے وقوعہ میں شک نہیں پڑتا۔ بلکہ مخالفوں کی شہادتیں موجود ہیں جنہوں نے اقرار کیا اور اُن کے دل بول اُٹھے کہ جب تک خدا کسی کے ساتھ نہو ایسی کرامات و معجزات ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ اور گروہیں کی گروہیں پکار اُٹھیں کہ ہم میں ایک بڑا نبی ظاہر ہوا۔ وغیرہ اے خداوند مسیح راستی کو تو سوں پر روشن کر اور ظلمت کو مٹا ڈال اپنے مقدس نام کی خاطر سے۔ آمین

الراقم

مولوی ابراہیم۔ کیچی کسٹ +
ایس۔ پی۔ جی۔ مشن۔ جموں ٹو

---

۱۰۰ زبور

اِس زبور کی پہلی دو آیتوں میں ساری سرزمینوں کو خوشی اور خدا کی عبادت کیواسطے دعوت دی جاتی ہے تیسری آیت میں اُس کا خاص سبب بتایا جاتا ہے۔ اور چوتھی آیت میں عبادت کی چار مختلف صورتیں نظر آتی ہیں۔ اور پانچویں آیت میں خدا کی خاص صفات کا بیان پایا جاتا ہے۔ اس واسطے اوپر کی تقسیموں کے مطابق سلسلہ وار اس زبور پر غور کریں گے +

اوّل کہ سرزمینوں سے کیا مراد ہے۔ جاننا چاہئے کہ روئے زمین پر دو قسم کی مخلوق ہے۔ ایک غیر ذی روح اور دوسری ذی روح غیر ذی روح میں نباتات جمادات اور حیوانات کا ایک حصہ شامل ہے اور ذی روح میں تمام اولاد آدم۔ گر

ہم ۱۹ زبور کی پہلی چند آیتوں پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ غیر ذی روح کیونکر خدا کی عبادت بجالاتے ہیں اور کہ کس طرح اُن سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے- پس جبکہ غیر ذی روح کا یہہ حال ہے تو ذی روح پر کہاں تک نہ خدا کی عبادت فرض ہوگی لیکن اِس میں یہہ ضرور ہے کہ وہ خوشی کے ساتھ ہو جیسا رہے چاند سے کی ہو جس کا گاتے ہوئے میں اشارہ ہے +

دوم- تیسری آیت میں عبادت کرنے کا سبب بتایا جاتا ہے-

اور وہ تین وجہوں سے ہے-

(الف) کہ اُسی نے ہم کو بنایا- یعنے وہ ہمارا خالق اور ہم اُس کی مخلوق ہیں اور مخلوق پر واجب ہے کہ اپنے خالق کی عبادت بجالاوے- اس آیت میں خوبی سنجیدگی کے ساتھ اُس تعلیم کا رد کیا جاتا ہے جو نئی پیدایش میں انسان کو فاعل قرار دیتی ہے-

(ب) ہم اُس کے لوگ ہیں- یہہ بہت بھاری وجہہ ہے کیونکہ جب ہم مسیح سے جدا اور اسرائیل کی جمہوری سلطنت سے الگ اور وعدہ کے عہدوں سے باہر نا اُمید اور دنیا میں بے خدا تھے تب یسوع مسیح کے وسیلہ خدا کے گھرانے کے یعنی اُس کے لوگ ہوئے تو کتنا ضرور ہے کہ اُس کے لوگ اُس کی عبادت کریں +

(ج) اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں- یہاں خدا کی اُس پروردگاری پر اشارہ دیا جاتا ہے جس سے وہ ہمکو نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی خوراک بھی روز مرہ عنایت فرماتا ہے تو یوں بھی لازم ہے کہ ہم اُس کی عبادت کریں-

سوم- چوتھی آیت میں عبادت کی چار صورتیں ظاہر ہوتی ہیں +

۱- شکرگذاری- جو خدا کی نعمتوں کے مقابلہ میں خدا کی تعریف کرنے سے پوری ہوتی ہے تاکہ اُس کی رحمت کی فراوانی ظاہر ہو دیکھو ۱۲:۳ +

۲- حمد- جو بغیر لحاظ کسی انعام کے ہر حالت میں ہر جنس اور ہر قسم کی توصیف خدا کے حضور میں کیجائے- جس سے اِسبات کا اظہار مراد ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی ایسی تعریف کا مستحق نہیں +

۳- احسان ماننا- جس سے یہہ اقرار مراد ہے کہ جب ہم کسی لایق نہ تھے اور نہ کچھ ہمارا حق تھا تب خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہمکو برگزیدہ کیا اور ایک فداکار کے وسیلہ گناہ اور معصیت کی حالت سے چھوڑا کے نجات کی حالت میں پہنچایا اور جب ہم دشمن تھے تب ہم سے دوستی کی +

۴- مبارک کہنا- پیدایش ۹:۲۶ میں خدا کا یہہ نام پایا جاتا ہے کہ خداوند سِم کا خدا مبارک- درحقیقت ساری برکتوں کا سرچشمہ وہی ہے دنیا کے سارے گھرانے اُسی سے برکت پاتے ہیں ابراہام نے اُس سے برکت پائی پس وہ ضرور مبارک ہے تب ہم بھی مبارک ہیں +

چہارم- پانچویں آیت میں ہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے یعنے اُس کی وہ رحمت جو گنہگاروں کے حق میں مسیح کے وسیلہ ظاہر ہوئی وہ زایل ہونے والی نہیں ہر زمانہ میں تا قیامت کفایت رکھتی ہے پھر اُس کی وفاداری پشت در پشت ہے- یعنی وہ اپنے عہد کو فراموش نہیں کرتا اُس نے ابراہام سے وعدہ کیا کہ میں کنعان کا ملک تیری نسل کو دونگا اگرچہ اُس کی ایک پشت نے سرکشی کی پر اُس نے دوسری پشت کو ملک موعود میں پہنچایا اور یوں ثابت ہوا کہ اُس کی وفاداری پشت در پشت ہے-

غرض کہ

اُس سارے زبور کے مضمون سے اور خاص کر بیبل کے اُن مقامات سے کہ جب تو اپنی نذر لاوے یا جب تو دعا مانگے یا جب تو روزہ رکھے یا جب تو خیرات بانٹے وغیرہ ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کل کام ہماری خوشی پر موقوف رکھے گئے ہیں غیر اقوام کے موافق جبراً یا فرض کیطور پر نہیں پس چاہئے کہ ہماری عبادت بیریا خوشی اور محبت اور دلی جوش سے ہو کسی پادری کے خوف یا خوشنودی یا بھائیوں میں نیکنامی کے دکھائی یا لوگوں سے اپنی تعریف یا سر سے بوجھ اُتارنیکا لگاؤ نہو اور یہہ تب ہو سکتا ہے کہ جب ہم یہہ یاد رکھیں کہ اُسی نے ہمکو بنایا ہم اُس کے لوگ ہیں اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں اور وہ بھلا ہے کہ اُس کی رحمت ابدی ہے اور اُس کی وفاداری پشت در پشت ہے- اور یوں ہمارا گرجہ کو جانا کلام کو پڑھنا سُننا دعا مانگنا منادی کرنا علم الٰہی کا سیکھنا غرضکہ ہر ایک کام شکرگزاری سے خالی نہوگا اور تب ہم سچے شکرگذار ٹھہر کر روحانی برکتوں سے مالا مال ہونگے- بشرطیکہ روح پاک ہمارا مددگار ہو- آمین +

راقم

کیدار ناتھ

واقعات و رائیں

میلہ رام لیلا کی نسبت منادر شکی صاحب کے ریمارک پر رائے

آج اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۶ء میں جناب بابو بہادر مسیح صاحب منادر شکی نے جو رپورٹر صاحب اجمیری کی رائے پر (جو اُنہوں نے دربارہ میلہ رام لیلا ظاہر کی تھی) ریمارک دیا ہے- میری نظر سے گذرا جہاں تک میں نے غور کیا قابل تعریف اور تحسین ریمارک لکھا ہے میں حیران ہوں کہ رپورٹر صاحب نے کونسی عقلی یا مذہبی خوبی اُس میں پائی جو اُنہوں نے اُس کے اظہار کئے بغیر بے سری طرح لکھ ماری میں نے جناب رپورٹر صاحب کی تحریر بھی اپنی آنکھ سے دیکھی ہے



پڑھیں۔ مگر سخت تعجب اور حیرت ہے کہ آنجناب نے اس میلہ کی خوبی پر نہ تو کوئی عقلی دلیل بیان کی اور نہ یہہ تحریر فرمایا کہ اس میلہ سے مذہب کو کیا تقویت پہنچتی ہے صرف اُن امورات کو ظاہر کر دیا ہے جو اُس وقت اس میلہ میں ہوتے ہیں لیکن اس اظہار سے خوبی کے ثبوت کو ایک ذرہ برابر تقویت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہاں گہرے فکر سے اس غیر مدلل تعریف کو دیکھکر اتنا خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ حضرت کاتب صاحب کو اس میلہ سے دلی لگاؤ ہے جس کا اصلی فیصلہ خود کاتب صاحب کر سکتے ہیں۔ دیکھئے بخلاف اس کے اہل ریمارک نے ایک ایک بات پر نکتہ چینی کی اور دلایل سے میلہ لڑکوں کا تماشہ اور عمیق نظر سے مذہب پر مخالف اثر ڈالنے والا ثابت کر دکھایا۔ میں اُمید کرتا ہوں اور منتظر ہوں کہ اگر جناب رپورٹر صاحب کے پاس اس میلہ کی خوبی ثابت کرنے کے لئے دلائل عقلی کا سامان ہوگا تو سناد صاحب کے ریمارک پر ضرور بذریعہ تحریر جرح کرینگے ورنہ اپنے اس بیوقت سرود کو واپس لینگے +

الراقم س ت ن - انبٹری محمدی حال وارد گرسنگ

بپتسمہ

بتاریخ ۲۳ - اکتوبر کو بدست جناب پادری - اے - این اسکاٹ صاحب کے ۴ آدمیوں نے بپتسمہ پایا یہہ لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں اور بہت متلاشی تیار ہیں جن کی تیاری سے ہمکو اُمید قوی ہے کہ جلد مسیح کو یہہ لوگ قبول کرینگے اور ہماری خدا سے یہہ دعا ہے کہ ان نو مریدوں کو بہت مضبوطی بخشے اور اُن کو جو کہ مسیح کے اوپر ایمان لانا چاہتے ہیں اپنے مضبوط بازو سے مسیح کے جھنڈے تلے کو کھینچ لیوے تاکہ یہہ روحیں شیطان کے پھندے سے نکلکر حیات ابدی کی وارث ہوویں۔ ناظرین اخبار سے ہماری عرض ہے کہ ان روحوں کے واسطے دعا کریں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال انسے ظاہر ہووے + آمین (نامہ نگار)

ملکوں و شہروں کی مختصر خبریں

سر رابرٹ لو صاحب اُس خط میں جو کہ اُنہوں نے ٹائمس کو لکھا ہے بیان کرتے ہیں کہ وہ راستہ جو قلعہ درویش اور چکدرہ کی طرمی چوکی کے مابین ہے پائندہ اور سلطان خیل زبردست قوموں کے ملک میں سے جاتا ہے اور یہہ قومیں اس کی محافظ ہیں +

سر رابرٹ کا قول ہے کہ آفریدی بغاوت میں ان قوموں کی خیر خواہی اور خاموشی اُن اشخاص کے قایل کرنے کے لئے کافی ہے - جو کہ عوام کو یقین دلایا چاہتے ہیں کہ ان قوموں کا یہہ خیال ہے کہ سرکار نے چترال کی سڑک کے بنانے میں بے ایمانی کی ہے +

لنڈن ۳ نومبر - کثرت الرائے سے جج وین وامیک صاحب نیو یارک کے میر منتخب ہوے +

الہ آباد - ۴ نومبر - سرحدی فوج کے درمیان اُن زخموں کے لئے جو بندوق سے لگے ہیں - رائیگن ریز بڑے مفید ثابت ہوئے ہیں +

لنڈن - ۵ نومبر فرانسیسیوں کے قصبہ ساکی علداری سرکار پر قابض ہونے کی خبر سنتے ہی لیگاس کے گورنر نے فوراً فوج کا ایک دستہ اُس طرف روانہ کیا جس پر فرانسیس واپس ہوئے +

الہ آباد - ۵ نومبر - ضلع لاکھاٹ ممالک متوسط میں ربیع فصل کی بیجائی کے لئے بیج کی قلت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ قریب کے اضلاع کی ذخیرجات غلہ خیراتی کمیٹی نے تمام کر دئے ہیں اور جبل پور سے غلہ کی خرید کرنی پڑی ہے بنگال ناگپور ریلوے نے بڑی فیاضی سے اُس غلہ کے کرایہ میں خاص تخفیف کر دی ہے جو کہ اس غرض کے لئے اُن کی لائن پر سے لیجایا جاوے +

لنڈن ۶ نومبر - براژیل کے پریزیڈنٹ پر ایک سپاہی نے گولی چلائی - پریزیڈنٹ کا بھانجہ مجرم کے ہتھیار چھیننے وقت زخمی ہوا - اور وزیر خارجہ مارا گیا +

لنڈن - ۶ نومبر - مقام سینٹو نگما میں جرمن مشن پر حملہ ہوا - ایک مشنری مارا گیا - اور دوسرے کا کچھ پتہ نہیں ملتا

شملہ - ۸ نومبر رات کو میدان کی چھاؤنی میں دشمن نے سخت بندوقیں چلائیں - ۶ تاریخ کی شام کو نارتھمپٹن رجمنٹ کے - سی - ایل - گفرڈ صاحب مقتول ہوئے اور اسی طرح سکھ رجمنٹ کے کپتان - ای - ایل - سلیون صاحب بازو سخت زخمی ہوئے - ۶ تاریخ کو میدان کی چھاؤنی کے مغرب کی طرف دشمن نے ایک تاخت کرنے والی پارٹی پر سخت بندوقیں چلائیں جس کی وجہہ سے ۱۵ ویں سکھ رجمنٹ کا ایک جمعدار اور ایک سپاہی مارا گیا - ۵ سپاہی سخت مجروح ہوئے اور نمبر ۲۱ مدراس پایونیر کا ایک سپاہی زخمی ہوا - ۸ خچریں یا تو ماری گئیں اور یا گم ہوئیں +

شملہ ۹ نومبر - جنرل ہارٹ صاحب ستورہ سے خبر دیتے ہیں کہ کل صبح درہ ارہنگا کے جنوب میں ۲۱ ویں گورکھا کا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا - دشمن ۵ لاشیں راہ میں چھوڑ گئے - انگریزی فوج دشمن کو دھکیلنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہے +

سنتے ہیں کہ ملاکنڈ کا مشہور دیوانہ فقیر خیبر میں پہنچ گیا ہے +

شملہ ۱۰ نومبر - ۸ تاریخ کو میدان کی چھاؤنی کے شمال و مشرق کو تاخت کرنے والی پارٹیاں بھیجی گئیں - انہوں نے بہت سی رسد جمع کی اور زکاخیل کے کئی برج جہاں سے رات کو گولیاں آتی تھیں مسمار کئے - اس لڑائی میں ۲ سپاہی مارے گئے اور ۴ زخمی ہوئے - دشمن کا نقصان ۸ کا ہوا +

میدان - ۶ نومبر اورکزئی قوموں کے ۵ جرگے یعنے مشتی - فیروز خیل - شیخان - ملوخیل اور اخیل پہنچ گئے ہیں اور تین

مضامین مفید المبتدئین

پوشاک عجیب

ایک روز چھوٹی دھرم رانی اپنے باپ کے باغیچے میں کھیلتی اور پھول توڑ توڑ کر اپنے لئے خوشبودار گلدستہ بنا رہی تھی راستے میں اُس نے ایک کنجڑن کو دیکھا جو ایک درخت کے سایہ میں باغیچہ کے دروازے کے باہر بیٹھی سستا رہی تھی اور دھرم رانی اُس کے پاس دوڑ کے مہربانی سے پوچھنے لگی کہ بڑھیا کیا تم کچھ مانگتی ہو +

وہ بولی کہ ہاں پیاری میں ایک نئی چادر مانگتی ہوں +

دھرم رانی بولی کہ کیا چھینٹ کی بوٹے دار چادر –

بڑھیا بولی کہ نہیں اُس کا تو رنگ جلد اُڑ جائیگا –

دھرم رانی نے پوچھا کہ پھر کیا سیاہ اُون کی چادر مانگتی ہو +

بڑھیا نے کہا نہیں اُس کو تو کیڑے جلد کھا لینگے +

پھر دھرم رانی نے پوچھا کہ پھر کیا ریشمی مانگتی ہو +

اُس نے کہا نہیں وہ تو بارش کے پانی سے خراب ہو جائیگی

دھرم رانی نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ تم کمخاب کی چادر چاہتی ہو +

بڑھیا بولی کہ وہ بھی میرے کام کی نہیں کیونکہ میرے دوسرے کپڑے اُس سے میل نہ کھائینگے +

دھرم رانی نے سوچا کہ یہہ بات ٹھیک ہے اور پوچھا کہ پھر تم کس طرح کی چادر چاہتی ہو +

بڑھیا نے کہا کہ میں ایسی چاہتی ہوں جو ہزار برس سے زیادہ میرے کام میں آئے +

تب دھرم رانی کنجڑن کے پاس سے ہٹ کے یہہ سوچنے لگی کہ شاید بڑھیا دیوانی ہے سو بولی کہ کیا تم اتنے دن جینے کی اُمید رکھتی ہو؟ ہزار برس تو بڑی مدت ہوتی ہے اور اب تم بہت بوڑھی معلوم ہوتی ہو کنجڑن نے کہا کہ میری زندگی اس سے بھی زیادہ ہوگی +

یہہ سنکر لڑکی بہت حیران ہوئی اور بولی کہ میں اپنی ماں سے پوچھوں گی شاید اُس کو معلوم ہو کہ تمہارے لئے کیسی چادر اچھی ہوگی اور شاید وہ تمہارے لئے مول لے +

بڑھیا نے جواب دیا کہ نہیں میری پیاری تمہاری ماں کے پاس اتنے روپیہ نہیں ہیں جو اُس کپڑے کو مول لے +

دھرم رانی بولی کہ واہ میرا والد بڑا دولت مند ہے +

کنجڑن نے کہا کہ دولت مند ہو تو لیکن اُس کے پاس اتنی دولت نہیں جو اس کپڑے کو جو میں چاہتی ہوں خرید کر سکے +

دھرم رانی نے پوچھا کہ کیا تم ملکہ کے موافق پوشاک چاہتی ہو +

کنجڑن بولی کہ نہیں بلکہ میں شاہزادی کی سی پوشاک چاہتی ہوں +

تب دھرم رانی نے اپنے جی میں کہا کہ بیشک یہہ کنجڑن دیوانی ہے تب تو وہ ایسی عجیب طرح کی باتیں کرتی ہے – سو بولی ای بڑھیا میں نہیں جانتی کہ تم کو ایسا کپڑا کہاں ملیگا جس کا نہ رنگ بگڑے اور نہ کیڑے کھائیں اور نہ مینہہ سے خراب ہو +

کنجڑن بولی کہ ہاں ایسی پوشاک تو ہے بلکہ ایسی کہ نہ کبھی بگڑے اور نہ پرانی ہو اور جتنا چاہو اُسے پہنو لیکن ہمیشہ سفید اور براق رہیگی +

دھرم رانی نے کہا کہ اگر مجھ سی لڑکی کو ایسا کپڑا ملے تو خوب ہو لیکن اتنی مشکل ہے کہ اگر ملے بھی تو چھوٹی لڑکی کے لئے وہ جلد تنگ ہو جائیگا کیونکہ میں بڑھتی جاتی ہوں +

بڑھیا بولی کہ نہیں بیٹی جوں جوں تم بڑھوگی ویوں ویوں وہ کپڑا بھی بڑھتا جائیگا اور ہمیشہ تمہارے لئے ٹھیک رہیگا +

تب دھرم رانی تعجب سے خاموش ہو رہی اور بعد سوچنے کے بولی کہ مہربانی کر کے مجھے بتلائیے کہ یہہ عجیب پوشاک کیا ہے اور میں اُسے کہاں سے پاؤنگی؟ +

بڑھیا بولی کہ ای بیٹی وہ نجات کا کپڑا ہے وہ راستبازی کی پوشاک ہے جس کو خداوند عیسیٰ مسیح نے ہمارے اور تمہارے لئے بنایا ہے کیونکہ وہ اِس دُنیا میں آیا تاکہ ہمارے گناہ کے کثیف چیتھڑوں کو دور کرے اور تاکہ ہم پھر اپنی صاف سفید پوشاک پہنا کریں اور ہم خدا کی بیٹی ہونے کے لائق بنا دے – اور اُس پوشاک کو پہنکر ہم بڑے بادشاہ کی بیٹیاں بنینگی اور اس کا محل ہمارا ابدی گھر ہوگا +

لڑکی نے جواب دیا کہ میں بھی خدا کی لڑکیوں میں شامل ہونا چاہتی ہوں کیا تم سمجھتی ہو کہ ایسی آسمانی پوشاک مجھکو ملے گی؟ بعد اُس کے دھرم رانی اپنی ماں پاس گئی اور اس عجیب پوشاک کی بابت بہتیرے سوال کرنے لگی +

ایک گورو اور چیلے کا بیان

ایک گورو نے اپنے چیلے سے پوچھا کہ تم اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہو یا نہیں چیلے نے آہ سرد کھینچکر اُس سے یوں گذارش کی کہ مجھے کثرت کام کے باعث نہایت تکلیف پہنچتی ہے اور اگر خدا کا فضل ہو تو میں اُس کام کو نہ کر سکوں کیونکہ مجھے دو گدھوں کو تعلیم دینا اور دو خرگوشوں کو روکنا اور بازوں کی تربیت اور طوطوں کی خدمت کرنی پڑتی ہے اور ایک اژدھے کا مقابلہ کرنا اور ایک شیر خونخوار کو قید رکھنا ہوتا ہے اور ایک بیمار کی خدمت کرنی پڑتی ہے – اِس بات کو سنکر گورو نے جو جواب دیا کہ یہہ بیان تمہارا بیفائدہ ہے کیونکہ کوئی شخص اِس قدر کام ایک دن میں نہیں کر سکتا – تب چیلے نے گورو سے کہا کہ میرا تو یہی کام ہے یعنے دو گدھے میری دو آنکھیں ہیں اور اب اُن کی خبرداری کرنا ضرور ہے تاکہ وہ اُن

چیزوں کی طرف نہ دیکھیں جو میری نہیں ہیں۔ اور وہ دو خرگوش میرے دو پاؤں ہیں انکا روکنا مجھے ضرور ہے کہ وہ مجھے بُری راہ پر نہ لیجائیں۔ اور وہ دو طوطے میرے دو کان ہیں اُنہیں بدی سُننے سے روکتا ہوں۔ اور وہ دو باز میرے دو ہاتھ ہیں اُنہیں محنت اور دستکاری سکھانا ضرور ہے تاکہ میں اُن سے روزینے کی روٹی پیدا کروں اور اپنے محتاج بھائیوں کی پرورش بھی کر سکوں۔ اور وہ اژدہا میری زبان ہے جسے ہمیشہ اختیار میں رکھتا ہوں تاکہ کلمہ کفر نہ نکلے اور وہ شیر میرا دل ہے جس کے مقابلہ میں ہمیشہ رہنا ہوتا ہے تاکہ اُس میں شیخی اور غرور اور بے ایمانی پیدا نہ ہو بلکہ خدا کا خوف ہو۔ اور بیمار میرا جسم ہے۔ جو کبھی گرم۔ کبھی سرد۔ کبھی بھوکھا۔ کبھی پیاسا۔ کبھی تندرست۔ کبھی بیمار۔ بلکہ ایسی حالت میں ہے کہ ہمیشہ اُس کی خدمت سے غافل نہیں رہتا۔ اِن سب کاموں کی کثرت سے اکثر بیمار ہو جاتا ہوں +

یہہ سب باتیں سُنکر گورو نے اُس سے کہا کہ اے عزیز اگر سب آدمی اِسی طرح محنت و کوشش کریں تو امید ہے کہ اپنی اوقات خدا کی مرضی کے موافق بسر کریں +

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اول

سے بڑھکر ہونیکا دعویٰ نہیں کیا مگر انسان کو فطرتی طور پر ایک ایسے شخص کے تسلیم کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے اس لئے اپنے طبعی میلان کے بموجب اُن مذاہب کے لوگوں نے ایک آدمی کو بالاتر سمجھ لیا اور ہم کو یقین ہے کہ جہاں کہیں الہامی کتاب مانی جاتی ہے وہاں یہی ہوگا۔ آخر میں اتنا اور کہتے ہیں کہ جنہوں نے خود انسان سے بڑہکر ہونیکا دعویٰ نہیں کیا ان کو انسان سے بڑہکر سمجھنا کفر میں شامل ہے اور صرف مسیحی لوگ جن کا منجی دعویدار ہے کہ میں خدائے مجسم ہوں خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر نجات حاصل کر سکتے ہیں پس ہم تمام اہل کتاب سے خواہ سکھ ہو خواہ محمدی مخاطب ہوکر درخواست کرتے ہیں کہ انکارنیشن کی بے بنیاد مخالفت کو چھوڑ دیں اور خداوند یسوع مسیح کو جو خدائے مجسم ہے قبول کریں تاکہ انسان کا طبعی میلان خاطر کمالیت حاصل کرے +

شعر و سخن

مخمس

بگڑے حالوں سے پھرا کرتا تھا کل جو بن بن
کوئی صحرا نہیں چھوڑا نہ کوئی جس نے چمن ٭
کبھی قُرآن لئے پھرتا تھا کبھی رامائن
ایک پل بھی نہ رہا کل سے غرض بیکل من
اب تو ہے چین کہ ہے پاس مسیح کا دامن ٭

لوٹا مارے کا جپا کرتے تھے کل جو سُمرن
حرص کی دہونی رمائے تھے لگا کر آسن
حلقہ طمع سے جن کا کہ نکلنا تھا کٹھن
اب وہ کہتے ہیں عجب طور سے بے رنج و محن
اُس ہی مصلوب نے توڑے یہہ ہمارے بندھن

خوں بہا تا نہ اگر ہو کے مسیحا مصلوب
خندہ رو آج نہ ہوتے وے جو تھے کل منکوب
جنکا چنگا ہوا عیسیٰ سے ہر زخم مرطوب ٭
حال دل پوچھو تو کہتے ہیں وے ہنسکر کیا خوب
”دل من داند و من دانم و داند دل من“ ٭

رمز الفت چھپا اس میں سراسر دیکھا ٭
کہ وہ احقر کو سبھوں میں ہے بڑائی دیت
کیا وہ عورت نہ تھی جس نے کہ رسولوں سے آگے کہا؟
قبل سب مردوں کے عورت نے یہہ جانفزا مژدہ دیا!
ابن اللہ اُٹھا پھاڑ کے مُردوں سے کفن!

اے گنہگارو ذرا بات ہماری سُن لو ٭ ٭
اپنے خادم کی نصیحت پہ ذرا کان دھرو
ٹکڑے ٹکڑے دل تنکے کے جب تم نہ کبھی جوڑ سکو
نفس اماّرہ کا تم سے بھلا کیا چارہ ہو
ایک چارہ ہے فقط پکڑو مسیحا کے چرن

واقعہ اندرو پر بعود الحسن۔ خادم

۱ ضرورت

ایک ایسے عیسائی اُستاد کی ضرورت ہے جو جونیر انگلو ورنیکیولر امتحان اول درجہ کا رکھتا ہو۔ اور جو انگریزی۔ علم ریاضی و تواریخ و جغرافیہ مڈل کی جماعتوں میں پڑہانے کی خوب لیاقت رکھتا ہو سایل اپنی عرضی بمعہ اسناد ذیل کے پتہ پر روانہ کرے +

المشتہر ایک امر ناتھ ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول کانگڑہ

۲ ضرورت بحکم ثانی

ایک شادی شدہ واعظ کی ضرورت ہے جو پنجابی اور ہندی بول سکتا ہو۔ جانتا ہو اور پہاڑ کے دیہات کے کام کا تجربہ رکھتا ہو اور اونچے نیچے رستوں پر چلنے کا عادی ہو۔ اگر میجک لینٹرن کے استعمال سے واقف ہو تو بہتر ہے سایل اپنی عرضی بمعہ اسناد کارگذاری اور لیاقت کے کسی پادری صاحب کے ذریعہ ذیل کے پتہ پر روانہ کرے اور ہر ایک ضروری امر کا فیصلہ کرے +

المشتہر۔ ایم۔ بی۔ کارلٹن۔ ایم۔ ڈی۔ سپاٹو ٭

۳ ضرورت بحکم ثانی

ایک عیسائی بڑھئی کی ضرورت ہے جو اوسط درجہ کی لیاقت رکھتا ہو۔ لیکن عبادت میں حاضر ہوتا ہو اور دیندار ہو شادی شدہ کو ترجیح دیجائیگی۔ کسی پادری صاحب کے ذریعہ عرضی بمعہ اسناد روانہ کرے +

المشتہر۔ ایم۔ بی۔ کارلٹن۔ ایم۔ ڈی۔ سپاٹو ٭

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں ٭

لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور بیچنے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو +

پادری۔ اے۔ ہیرلڈ۔ یوئنگ صاحب۔ اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ والکی کے اہتمام سے چھپا